قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر کے

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ✣ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۲ | مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۳۰ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب روزانہ درس قرآن کریم بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں دیتے ہیں۔ مسجد نور میں مرزا برکت علی صاحب ہی رات کو سبقاً قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔

قبل ازیں مہمان خانہ میں کنؤاں لگوایا جاچکا ہے۔ جس سے مہمانوں کو بہت آرام پہنچ رہا ہے۔ اب لنگر خانہ کے احاطہ میں کنؤاں کھدوایا جارہا ہے۔ تاکہ وہاں جس قدر پانی کی ضرورت ہے۔ وہ بآسانی حاصل کیا جاسکے ؂

نامۂ لنڈن

دو نئے احمدی

ایک معزز برہمن کا قبول اسلام

ہندوستانی احمدی لنڈن میں۔ ایام زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت انگلستان کو ہر طرح سے کامیابی و ترقی ہوئی ان دنوں یہاں ہندوستانی احمدیوں کی تعداد اسقدر ہے کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ ہم سب ۱۳ اکس ہیں۔ جنہیں سے میاں کرم دین کے حالات سے آپ لوگ واقف ہیں۔ جو بغیر کسی قسم کے سر و سامان کے انگلستان پہنچ گئے تھے

دو ماہ کے قریب ہمارے پاس ٹھہرے۔ اس کے بعد ایک ہندوستانی دوست جو لنڈن میں قریباً بیس سال سے رہتے ہیں۔ اور قاضی عبد اللہ صاحب کے زمانہ میں احمدی ہوئے۔ ان کے پاس چلے گئے ہیں۔ اور انکی [illegible] اور ہدایت کے ماتحت کام شروع کر دیا ہے۔ جس سے اتنا کما لیتے ہیں کہ ان کا گذارہ اچھی طرح چل جاتا ہے۔ ویرزقہ من حیث لا یحتسب کا نظارہ ہے۔

شمشاد علی خان صاحب جو نیکی میں احمدیت کا نمونہ ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ اور اپنے جس مقصد کے لئے انہوں نے سفر انگلستان کیا تھا اسمیں کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اور متعدد ہندوستانیوں میں سے ڈپٹی کمشنری کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ بظاہر کوئی صورت نظر

نہیں آتی تھی ٭

ملک محمد حسین صاحب بیرسٹر نے مئی میں آخری امتحان بیرسٹری کا پاس کر لیا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادم میاں غلام حسین کے لڑکے پر اپنا خاص فضل کیا۔ یہ دونو صاحب اکثر میرے پاس رہتے ہیں۔ اور تحریری کام میں میری مدد کرتے ہیں۔ ان کی وجہ سے غربت میں وطن کا لطف رہتا ہے۔

ان کے علاوہ میاں عبدالرحیم خان صاحب خالد اور چودہری مولا بخش صاحب اپنے اپنے مطالعہ میں مشغول ہیں۔ اور بیرسٹری کے بعض امتحانوں میں پاس ہو گئے ہیں۔ عبدالرحیم خان صاحب اور عزیز علی محمد خلف الرشید سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا نمونہ قابل رشک ہے۔ ان دونو صاحبوں کی صحبت سے بعض تصوف کے مراحل طے ہو رہے ہیں۔ خاص کر کفایت شعاری اور عبادات میں۔ تین اور عزیز ہیں۔ جو کچھ فاصلے پر رہتے ہیں۔ اور خطوط کے ذریعہ سے جن کی خیریت کی خبر ملتی رہتی ہے۔ احباب ان کی کامیابی اور عافیت کے لئے دعا کریں ٭

نو احمدی

اس عرصہ میں دو نئے دوست احمدی جماعت میں داخل ہوئے۔ جنہیں سے عبداللہ بن امین ایک یہود الاصل صاحب ہندوستان اور مصر میں جو کچھ دیر تک رہ چکے ہیں۔ اس لئے اسلامی حالات سے کسی قدر واقف ہیں۔ احمدی مبلغین کے لیکچروں سے متاثر ہو کر انہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا ہے۔ دوسرے صاحب ڈاکٹر یوسف سلیمان ہیں۔ جن کا مدت سے احمدی مبلغین کے ساتھ تعلق تھا۔ لیکن مئی میں باقاعدہ احمدی جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ ماہ جولائی میں ان کا آخری امتحان ہے۔ احباب انکی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ ڈاکٹر صاحب ملایا قوم سے ہیں۔ اصل وطن کیپ ٹاؤن ہے۔ ان کا ارادہ ہے۔ کہ نیر وبی افریقہ میں پریکٹس کریں۔ غالباً ماہ اگست میں لنڈن سے روانہ ہو جائینگے ٭

ہندو قوم اور اسلام

انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (اور) و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلھم ائمۃ و نجعلھم الوارثین۔ ہندو اور سکھ قوم میں سے جو لوگ مذہب اسلامی میں داخل ہو چکے ہیں ان لوگوں کی صداقت و شرافت سے تمام احمدی احباب خوب واقف ہیں۔ یہ ایک نیک شگون ہے جس سے مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہندو قوم عنقریب مسلمان ہونیوالی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس قوم کو بت پرستی سے جو غلامی اور ذلت کا موجب ہے۔ آزاد کرنیوالا ہے برادرم محمد امین صاحب بیرسٹر کے بعد انگلستان میں خالد بینر جی جو ایک نہایت ہی ہوشیار اور شریف بنگالی برہمن ہیں۔ مسلمان ہوئے ہیں۔ ایسے تعلیم یافتہ شریف اور خوشحال لوگوں کا بغیر کسی قسم کی غرض کے اسلام قبول کرنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کا منشاء ہندوستان کے متعلق کیا ہے؟ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس زندگی میں ہند کے مسلم ہو جانے کا نظارہ دکھلائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو جو ہندوستان میں بھیجا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ عرب و عجم ترک و تاتار اسلام کی خدمت کر چکے۔ اب پنجاب اور ہند کی باری ہے۔ اور ہندو قوم کے دل خاص طور پر اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ ہندو قوم کے بعض خاص لوگوں سے میری ملاقاتیں ہوئی ہیں۔ اور ان لوگوں سے گفتگو کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اگر ہندو قوم کے سامنے فوائد اسلام عقلمندی اور محبت کے ساتھ بیان کئے جائیں۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں کہ آیندہ بیس سال کے اندر اندر ان کی ایک بڑی تعداد مسلمان ہو جائے۔ ہندو ایک شریف اور بہادر قوم ہے ان لوگوں میں وفاداری اور محبت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اور واقعی ان لوگوں نے بتوں کی اسقدر وفاداری کی کہ حیرت ہوتی ہے۔ جب اس قوم نے بتوں کی اسقدر وفاداری کی ہے تو اگر حقیقی خدا ان پر ظاہر ہو گا۔ تو کیا کچھ نہ کر دکھائینگے یہ باتیں میں نے لمبے تجربہ اور بہت سوچ بچار کے بعد لکھی ہیں۔ احمدی

اخبار احمدیہ

ادائگی قرضہ کی تجویز

برادرم عبدالعزیز صاحب فیروز پوری ترپ دفعدار ترپ نمبر ۶ ٹرانسپورٹ کمپنی ۱۱۵ بریگیڈ ۵۳ ڈویژن ۱۸ میسوپوٹامیہ سے صدر انجمن کے قرضہ کی ادائگی کی یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک احمدی ایک ایک روپیہ اس مد میں دے۔ جو چندہ عام سے الگ ہونا چاہیئے تاکہ اس آمد پر اثر نہ پڑے۔ اور خود پانچ روپے اس مد میں بھیجے ہیں ٭

درخواست دعا

جو احباب چاہتے ہیں کہ انکی دعائیں قبول ہوں وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث دعوۃ المرء المسلم لاخیہ بظہر الغیب مستجابۃ عند رأسہ ملک موکل کلما دعا لاخیہ بخیر قال الملک الموکل بہ آمین و لک بمثل کو مدنظر رکھتے ہوئے عاجز کے والد سید حاجی احمد علی صاحب کی صحت کے لئے جو کہ بعارضہ بخیش سخت بیمار ہیں۔ دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

خاکسار عبدالحکیم کنگی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

میں کچھ دنوں سے بیکار ہو گیا ہوں۔ نیز بہت بیمار بھی ہوں۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت دے اور ذریعہ معاش کی صورت پیدا ہو جائے۔

خاکسار عبدالرحمن سوزان احمدی از مٹیابرج۔ کلکتہ

خدا تعالیٰ میری مشکلات اور بیماریوں کو دور فرماتے ہوئے کامیابیوں کے دروازے کھولدے۔

خاکسار سراج الحق مختار خان بہادر خلیفہ صاحب پٹیالہ

نماز جنازہ

مسماۃ سید بی بی والدہ چودہری الٰہی بخش صاحب ذیلدار و چودہری احمد الدین صاحب رائے پور تحصیل ظفروال فوت ہو گئیں احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

مرزا احمد بیگ براینچ پوسٹماسٹر خانپور سیدال

مسمی جھنگا احمدی سکنہ دوجووال بروز جمعرات ۲۷ شوال ۱۳۳۹ھ فوت ہو گیا۔ انا للہ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

نظام الدین سکرٹری انجمن ڈریانوالہ

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دار الامان ۔ ۷ ۔ جولائی ۱۹۲۱ء

"الفضل" کا سال گذشتہ

خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ گذشتہ پرچہ سے "الفضل" کی آٹھویں جلد ختم ہو کر نویں کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ "الفضل" نے سال گذشتہ میں جو کچھ کیا اسے مختصر طور پر احباب کرام کے سامنے پیش کیا جائے۔

"الفضل" نے اس سال حسب معمول حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ اور مختلف تقریریں شائع کر کے جماعت کی علمی اور روحانی ترقی کے لئے بہت کچھ سامان مہیا کیا۔ علاوہ ازیں خاص طور پر اسی سال حضور کی ڈائری مرتب کر کے شائع کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ جسے احباب نے بہت پسند فرمایا اور بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے ڈائری کا سلسلہ متواتر جاری نہ رہ سکا۔ لیکن ہم ناظرین کرام کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آئندہ عملہ "الفضل" اپنی طرف سے اس کی تیاری میں پوری کوشش اور سعی سے کام لیگا۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے دو زبردست مضامین کا سلسلہ جاری رہا جنمیں سے ایک تو خواجہ عباد اللہ صاحب اختر امرتسری کے اس مضمون کے متعلق تھا۔ جو انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ایک مکتوب پر معترضانہ حیثیت سے لکھا تھا۔ اور دوسرا پروفیسر رام دیو صاحب آریہ کے متعلق تھا جنھوں نے اپنی ایک تقریر میں اسلام پر اعتراض کئے تھے۔ خواجہ صاحب نے تو افسوس ہے۔ کہ اصل مسئلہ کو چھوڑ کر غلط بحث شروع کر دیا۔ اور چونکہ وہ بے نتیجہ مباحث میں پڑ گئے۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح نے بذات خود ان سے خطاب کرنا چھوڑ دیا۔ اور پروفیسر رام دیو صاحب نے ان امور کے متعلق جو اسلامی مسائل پر تحریری بحث کرنے کے لئے انکی حسب منشا پیش کئے گئے تھے تا حال کوئی جواب نہیں دیا۔ اگر پروفیسر صاحب اس بحث کو منظور کر لیتے۔ جس کے معقول اور نتیجہ خیز ہونے کا انہیں خود بھی اعتراف تھا۔ تو اسلامی مسائل کے متعلق قابل یادگار مباحثہ ہو جاتا۔ لیکن افسوس انہوں نے خموشی اختیار کر لی۔ اب بھی ہم پروفیسر صاحب موصوف سے گذارش کرینگے۔ کہ وہ مجوزہ مباحثہ کو انجام تک پہنچانے کی طرف توجہ فرماویں۔ اور ضروری ابتدائی مراحل طے کر کے بحث شروع کر دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رقم فرمودہ مضامین کے علاوہ اس سال حضور کی کئی ایک نہایت پُر اثر نظمیں شائع کرنے کا بھی فخر حاصل ہوا۔

الفضل نے احباب کرام کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے مذکورہ بالا فیوضات سے بہرہ اندوز ہونے کا جو موقع بہم پہنچایا۔ یہ اتنی بڑی خدمت ہے کہ جس کو پیش کر کے ہم جائز طور پر اپنی جماعت سے اخبار کی قدردانی کی توقع کر سکتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ اخبار کو ہر رنگ میں اعلیٰ پیمانہ پر پہنچانے اور زیادہ مفید بنانے کے لئے اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کی جائیگی۔

چونکہ سال زیر رپورٹ میں خلافت ٹرکی کا مسئلہ ہندوستان میں بڑے زوروں پر رہا۔ اور وہ لوگ بھی جو تا حال اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کرتے ہیں یعنی غیر مبایعین اس رو میں بہ گئے اسلئے الفضل کو اس کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی پڑی۔ اور جہاں مسلمانوں کو انکی غلط راہ روی سے حتی الامکان آگاہ کیا گیا۔ وہاں غیر مبایعین کے مقابلہ میں بھی ثابت کیا گیا۔ کہ ان کا رویہ نہایت تباہ کن اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب جنھوں نے خلافت ٹرکی کو "خلافت منصوصہ موعودہ" قرار دیا تھا۔ اور جنھوں نے "سلطان ٹرکی" کو اپنا خلیفہ مان لیا تھا۔ ایسے خاموش اور دم بخود ہوئے۔ کہ "الفضل" کے مضامین کے جواب میں نہ وہ خود اور نہ ان کے ساتھی کچھ لکھ سکے۔ اور حضرت مسیح موعود کے جو حوالے پیش کئے گئے تھے۔ ان کی طرف رُخ بھی نہ کر سکے۔ حالانکہ بار بار جواب کا مطالبہ کیا گیا۔ اور پے در پے یاد دہانی کرائی گئی۔

پھر انھوں نے اپنے رویہ کی غلطی کا اس طرح اعتراف کیا کہ وہی مولوی محمد علی صاحب جو ابتدا میں بڑے کرو فر سے اس وفد میں شامل ہو کر وائسرائے ہند کے پاس گئے تھے جس نے کہا تھا۔ کہ اگر خلافت ٹرکی کا فیصلہ ان کی منشا کے مطابق نہ کیا گیا۔ تو وہ وفادار نہ رہینگے گویا گورنمنٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کرینگے۔ اور جنھوں نے "خلافت ٹرکی" کی حمایت میں اپنا سارا زور قلم صرف کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا تھا کہ ٹرکی کو عرب سے علیحدہ کرنا اور خارجی پابندیوں میں جکڑنا اس احساس کا موجب ہو گا۔ کہ دنیا کی عیسائی سلطنتوں نے خود مذہب اسلام پر حملہ کیا ہے۔ انہوں نے یہ سب ہو جانے پر نہ صرف کچھ نہ کیا۔ بلکہ "خلافت ٹرکی" کی تحریک سے ہی بالکل الگ ہو گئے۔ در پردہ اگر کچھ تعلق اور واسطہ ہو۔ اور اندر ہی اندر وہ خلافت کی حمایت میں کچھ کر رہے ہوں۔ تو اس کا ہمیں علم نہیں لیکن ظاہرہ طور پر وہ اسطرح علیحدہ ہوئے۔ کہ گویا خلافت ٹرکی کی بحالی کا عظیم الشان کام سر انجام دے کر فارغ ہو چکے ہیں۔ ان کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ ان کی عقیدت رفو چکر ہو گئی۔ اور انہیں جلدی ہی معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے الگ ہو کر خلافت ٹرکی کی حمایت میں اور گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت میں کھڑا رہنا ان کے لئے کوئی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا۔

ممکن ہے کہ اس تبدیلی روش کے اور بھی

لیکن ہمارے خیال میں "الفضل" نے انکو متنبہ کرنے کے لئے جو کچھ لکھا۔ اس کا بھی اثر ہوا۔ گو یہ لوگ ہمیں نقصان پہنچانے اور ایذا دینے کے لئے ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ لیکن چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام لیوا ہیں اسلئے ہمیں خوشی ہے۔ کہ انکو کسی حد تک بیدار کرنے اور خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے جو کوشش کی گئی۔ وہ ان کے کام آگئی۔ اور انھوں نے اگر اپنے سینوں کو بالکل صاف نہیں کر لیا۔ تو کم از کم ظاہری طرز عمل کو فی الحال ضرور بدل دیا ؛

اس کو بھی ہم الفضل کی اس سال کی خدمات میں سے ایک بہت بڑی خدمت سمجھتے ہیں کہ

کاخر کنند دعویٰ حب پیمبرم

کے رو سے انہیں ہمارے ساتھ جو نسبت ہے۔ انکو مد نظر رکھکر ہم انہیں بہت بڑا فائدہ پہنچا سکتے ؛

غیر احمدیوں کے متعلق جو مضامین لکھے گئے ان میں سے خاص طور پر قابل ذکر وہ مضامین ہیں۔ جو تحریک ہجرت اور تحریک ... سے عدم تعاون کے نقصانات سے آگاہ کرنے اور ان کے راہنماؤں اور لیڈروں کے تباہ کن طرز عمل کو واضح کرنے کے لئے نہایت ہمدردی کے ساتھ لکھے گئے۔ اگرچہ ایسے مضامین کو ان لوگوں نے پسندیدگی کی نظر سے نہ دیکھا۔ جو اشتعال اور جوش کی وجہ سے متانت کے ساتھ کسی بات پر غور و فکر کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ لیکن سمجھدار اور معقول پسند لوگوں نے انکی قدر کی اور غیر احمدی اخبارات نے خلاف معمول اس سال اسقدر الفضل کے مضامین کو اپنے خاص صفحات میں نقل کیا کہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ جن اخبارات نے "الفضل" کے مضامین اپنے صفحات میں درج کئے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔ "مشرق" گورکھپور۔ "وطن" لاہور۔ "حق" روزانہ لاہور۔ "شیعہ کالج نیوز" لکھنؤ۔ "التحقیق" گورکھپور۔ "ہندوستانی" لکھنؤ۔ "القریش" امرتسر۔ "اثنا عشری" دہلی۔ مصور ماہواری رسالہ "دلکش" مراد آباد۔ انہیں سے بعض نے متعدد مضامین شائع کئے۔

مخالف اخبارات (آریہ، غیر احمدی) کے متعدد اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ اور انکی غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں کی تردید کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کے غلط عقائد اور قابل افسوس اعمال پر بھی روشنی ڈالی گئی ؛

"عصمت انبیاء" پر ایک نہائت اور قابل قدر سلسلہ مضامین شائع کیا گیا۔ جو مکرم سید محمد اسحٰق صاحب کے لیکچروں سے مرتب کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی کے متعلق نہایت زبردست مضامین شائع ہوئے۔

احمدی مستورات کو دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔ جس کے لئے محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک غلام ... کے متعدد مضامین اور انکی عملی سرگرمی قابل داد ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کئی مقامات پر احمدی مستورات نے نمایاں طور پر خدمات سلسلہ میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اپنا الگ چندہ جمع کر کے بھیجتی ہیں امید ہے۔ ان کی کوششیں دن بدن ترقی کرتی جائینگی اور ان کی امداد بہت مبارک ثابت ہوگی ؛

اگرچہ گذشتہ جلد کے آخری حصہ سے اخبار میں مختصر نوٹ جنمیں ضروری معاملات اور مفید امور بیان ہوتے ہیں۔ لکھنے شروع کئے گئے تھے لیکن سال زیر رپورٹ میں زیادہ اہتمام کے ساتھ ان کا سلسلہ جاری رہا۔ اور خوشی کی بات ہے کہ احباب نے ان کو پسند کیا اسی سال احباب کے اصرار پر مختلف خبروں کے دو صفحے رکھے گئے۔ اگرچہ یہاں تازہ خبروں کا مہیا کرنا اور پھر تین یا چار دن کے بعد شائع ہونیوالے اخبار کے ذریعہ ان کا جلدی باہر پہنچانا قطعاً ناممکن ہے تاہم خبروں کے انتخاب اور ان کے اندراج میں جس قدر کوشش اور سعی سے کام لیا جاتا رہا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بعض وہ خبریں جو "الفضل" میں شائع ہوئیں۔ انہی کو دوسرے مقامات کے روزانہ اخبارات نے اس سے کئی کئی دن کے بعد شائع کیا۔ اس کی ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

۹ ستمبر ۱۹۲۰ء کے "الفضل" میں رود بار انگلستان کو تیر کر عبور کرنے کی جو خبر شائع ہوئی۔ اُسے روزانہ "بندے ماترم" نے اپنے ۱۶ ستمبر کے پرچہ میں شائع کیا۔ اسی طرح ۶ ستمبر ۱۹۲۰ء کے "الفضل" میں مارشل لا کے قیدیوں کی رہائی کیلئے ڈیپوٹیشن کی جو خبر چھپی۔ اُسے روزانہ اخبار "وکیل" امرتسر نے اپنے ۱۷ ستمبر کے پرچہ میں شائع کیا ؛

"بندے ماترم" اور "وکیل" پنجاب کے روزانہ اخبارات میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ان کی ان مثالوں کو دیکھ کر معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ الفضل کے لئے کس قدر محنت اور کوشش سے خبروں کا انتخاب کیا جاتا رہا۔

یہ مختصر طور پر الفضل کے سال گذشتہ کی کارگذاری ہے۔ جو اس لئے پیش کی گئی ہے۔ کہ احباب اگر الفضل کی خدمات کو مفید سمجھتے ہیں۔ تو اس کی اشاعت بڑھانے کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ کارکنان الفضل اسے اور زیادہ مفید بنانے کے قابل ہو سکیں۔ کئی ایک امور نہایت ضروری اور اہم ہیں۔ لیکن اسوقت تک محض فنڈ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان کی طرف توجہ نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً اس سال اخبار کے روزانہ کرنے کی تحریک ہوئی۔ جس کا یوں تو بڑی خوشی سے خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن چونکہ وہ اصحاب جنھوں نے اپنی رضامندی سے ہمیں مطلع کیا۔ اور جو ہر طرح سے مدد دینے کے لئے تیار تھے۔ ان کی تعداد بہت کم تھی۔ اسلئے اخبار کے روزانہ کرنے کے متعلق عملی طور پر کچھ نہ کیا جا سکا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ درس قرآن کو شائع کرنے کے لئے جو تجویز کی گئی تھی۔ وہ بھی عملی جامہ نہ پہن سکی۔ حالانکہ اس کی ضرورت اور اہمیت کا اعتراف بڑے زور سے کیا جاتا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ احباب اخبار کی ترقی اشاعت کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور اگر ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک نیا خریدار بنا دے۔ تو اچھی اشاعت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ بعض اصحاب ایسے ہیں۔ جو سال میں کئی کئی خریدار بناتے ہیں۔ اور جن کی ہم ممنون احسان ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے

اسلیئے ضرورت ہے کہ سب احباب اپنی اپنی جگہ کوشش کریں ۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل اس بات کا افسوس کے ساتھ ذکر کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ باوجود اسکے کہ ہماری جماعت میں اچھے اچھے لکھنے والے موجود ہیں ۔ پھر بھی بہت کم ایسے اصحاب ہیں ۔ جو مضامین لکھنے کی طرف توجہ کرتے ہیں ۔ سال گذشتہ میں سوائے چند ایک اصحاب کے جنمیں سے حکیم سیف الدین صاحب فیروزپور مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل ۔ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل اور مہاشہ فضل حسین صاحب قابل ذکر ہیں ۔ کسی نے ایسے رنگ میں مضمون نویسی کی تکلیف گوارا نہیں کی کہ اسے الفضل کا نامہ نگار کہا جا سکے ۔ سارے سال میں کوئی ایک آدھ مضمون لکھ دینا یا کسی جلسہ یا مباحثہ کی روئداد ارسال کر دینا باقاعدہ مضمون نویسی میں شمار نہیں کیا جا سکتا ۔ اہل علم اصحاب کو ہر ماہ میں کم از کم دو تین مضامین تو قلم بند کرنے چاہئیں ۔ اور اپنے علم سے دوسروں کو مستفیض کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اس بارے میں ہمیں سب سے زیادہ افسوس مرکز میں رہنے والے اہل قلم اصحاب پر ہے ۔ بیشک ان کی مصروفیتیں بہت زیادہ ہیں ۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے تو زیادہ نہیں ۔ حضور کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے کئی ایک نہایت جامع مانع اور مفصل مضامین شائع کرنے کا تو اخبار کو فخر حاصل ہو جاتا ہے ۔ مگر وہ اصحاب جو ہمارے مدنظر ہیں ۔ ان کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا مضمون دیکھنے کے لئے بھی نہیں ملتا ۔ ایسے اصحاب کی خدمت میں ہم نہایت ادب کے ساتھ عرض کرینگے ۔ کہ وہ اپنے اوقات گرامی کا ایک حصہ خواہ وہ کس قدر ہی قلیل کیوں نہ ہو ۔ اس کام میں لگائیں ۔ اور اپنے فیوض علمی سے دنیا کو سیراب کریں ۔

خدا کرے کہ ہم آیندہ سال فخر کے ساتھ اپنے بہت سے معزز اور محترم اہل علم اور اہل قلم اصحاب کے مضامین کا رپورٹ میں ذکر کرنے کے قابل ہو سکیں ۔

آخر میں درخواست ہے کہ احباب کرام دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ کارکنان کو اپنے فضل سے آیندہ بہت زیادہ خدمات دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور الفضل کے مضامین میں اثر اور برکت ڈالے ۔

ایک یورپین مسیحی عورت کا ادعاء قرآن دانی

یورپین لوگ اپنی علمیت ظاہر کرنے کے لئے قرآن کریم کی تعلیم سے واقف اور آگاہ ہونے کے متعلق بڑی بڑی ڈینگیں مارا کرتے ہیں ۔ اسی قسم کی حرکت حال میں ایک یورپین عورت نے کی ہے ۔ جس کا علم ہمیں ۱۸ر جون کے اخبار "قومی رپورٹ" مدراس کے ذریعہ ہوا ہے ۔ جسمیں "ایک انگریزی مسلمانوں کے بھیس میں" کے عنوان سے عرب کے اس لیکچر کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے ۔ جو اس نے اپنے سفر افریقہ کی واپسی کے موقعہ پر لنڈن میں دیا ۔ عورت مذکور نے اپنے لیکچر میں نہ صرف اپنی عربی دانی کا اظہار کیا ہے بلکہ اپنے عالم قرآن ہونے کا ادعا اس طرح کیا ہے کہ :-

"مجھے بعض اوقات قرآن کے علم سے فائدہ ہوا"

اس کا ثبوت یہ دیا ہے کہ :-

"جس وقت میں ایک خطرناک مقام پر پہنچ چکی تھی ۔ عربوں نے جو اونٹ والے تھے اونٹوں کو کھول دیا ۔ اور کہا ۔ کہ ہم کو خدا پر توکل کرنا چاہیئے مگر میں نے فوراً قرآن کی آیت پڑھی کہ اول اپنے اونٹوں کے پاؤں باندھو پھر خدا پر توکل کرو ۔ اس کا بہت اثر ان لوگوں پر پڑا ۔ اور انہوں نے یقین کر لیا کہ میں ایک مقدس عورت ہوں"

قرآن کریم کے متعلق بہت تھوڑی سی واقفیت رکھنے والا انسان بھی خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ عورت مذکور نے جس مضمون کی آیۃ کا ذکر کیا ہے ۔ وہ قرآن کریم میں کہیں موجود نہیں ہے ۔ اور اس سے اس کی قرآن دانی کی حقیقت خوب واضح ہو جاتی ہے ۔

دوران لیکچر میں جب یہ دعویٰ اور اس کا ثبوت پیش کیا گیا ہوگا ۔ تو ممکن ہے ۔ سامعین عش عش کر اٹھے ہوں ۔ کیونکہ وہ بھی قرآن کریم سے ایسے ہی ناواقف ہونگے ۔ جیسے لیکچر دینے والی تھی ۔ لیکن حیرت ہے ۔ "قومی رپورٹ" نے جو ایک مسلمان اخبار ہے ۔ بغیر کسی ریمارک کے کیوں اس کو شائع کیا ۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ۔ خصوصاً انگریزی خواں ہیں جنھیں ساری عمر قرآن کریم کو کھول کر دیکھنے کی بھی توفیق نہیں ملتی ۔ یہ جاننے کی کہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں ۔ کہ اس میں کیا ہے ۔ ایسے لوگ اگر قومی رپورٹ کو پڑھکر اس لیڈی کے اس بیان کو درست سمجھ لیں ۔ تو کوئی تعجب نہیں ۔ اور خاصکر اس صورت میں جبکہ یورپ سے جو آواز آئے ۔ اُسے نو تعلیم یافتہ وحی آسمانی سے بڑھکر قابل اعتبار سمجھتے ہیں ۔

چونکہ ہماری آواز "قومی رپورٹ" کے تمام ناظرین تک نہیں پہنچ سکیگی ۔ اس لئے مناسب ہے ۔ کہ وہ خود اصلاح کر دے ۔ تاکہ کوئی ناواقف غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے ۔

کیا "وکیل" "لیڈر" کا نام بتا سکتا ہے

اخبار ذوالفقار کے ان الفاظ پر جو اس نے مسٹر اختر علی ابن مسٹر ظفر علیخاں کے متعلق شائع کئے تھے ۔ اخبار وکیل کو اس بنا پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا گیا تھا ۔ کہ اس کے شائع کردہ الفاظ کی ذوالفقار کے الفاظ کے ساتھ تطبیق پائی جاتی تھی ۔ وکیل نے خود تو اب بھی "ایک مشہور لیڈر کے لڑکے" کا نام نہیں بتایا ۔ بالفاظ اس کے "جس کی جیب سے امرتسر کے ایک ہوٹل میں ایک بازاری عورت ایک ہزار روپے کا نوٹ اڑا لے گئی" اور اُلٹا ذوالفقار کے ساتھ الفضل سے بھی یہ مطالبہ کیا ہے کہ "کیا یہ دونوں اخبارات اپنے اپنے بیان کی تائید میں کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں"

ذوالفقار نے ایک واقع کا کھلے الفاظ میں ذکر کر دیا ہے ۔ اور وکیل کو ابھی تک اسکی جرأت نہیں ہوئی ۔ اسکے متعلق الفضل کے مطالبہ کو وہ صریح غلط بیانی کہکر بری الذمہ نہیں ہو سکتا ۔ اور نہ اس کا یہ کہنا تسلی بخش ہو سکتا ہے کہ "زیر بحث لیڈر نہ تو پنجاب کا رہنے والا ہے اور نہ ہی مسلمان ہی ہے" کیونکہ جب تک لیڈر کا نام نہ بتایا جائے ۔ اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکتی ۔ نہ ذوالفقار کے مقابلہ میں اسے درست ماننے کے لئے کوئی تیار ہو سکتا ہے ۔ کیا وکیل میں اتنی ہمت ہے کہ "زیر بحث لیڈر" اور اسکے لڑکے کا نام ظاہر کر سکے ۔ اور اسکو متعلق

ہمارے لئے تبلیغ کا مسئلہ موت و حیات کا مسئلہ ہے

تبلیغ کے متعلق مسیح موعود کا عمل

ہم میں بہت سے ایسے احباب ابھی موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنے آقا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آنحضور کی باتیں اپنے کانوں سے سنیں۔ اور بہت سے ہیں کہ جن کو ابھی تک یاد ہے کہ حضور نے تبلیغ کی راہ میں کیا کیا سختیاں جھیلیں۔ اور کن کن مشکلات کا مقابلہ کیا۔ تبلیغ کی ضرورت اور اہمیت کو ایسے احباب کے ذہن نشین کرنے کے لئے میرے اپنے نقطۂ ایمان اور رائے کی رو سے ان کے اپنے آقا و ہادی کا سبق آموز عملی نمونہ ہی کافی ہونا چاہیئے اس بات کو جاننے کے لئے کہ تبلیغ کا مسئلہ ہمارے لئے موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اصحاب مسیح موعود کے لئے بس یہی کافی ہے۔ کہ انہوں نے مسیح موعود کی تبلیغی قربانیوں سے ایک مردہ قوم کو زندہ ہوتے دیکھا۔ انہیں بغیر منطقی دلائل کے یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ تبلیغ جیسے اہم امر سے ذرا سی بھی غفلت کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی موت کے سامان پیدا کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اور ان کا ایک قدم بھی اس راہ میں ٹھہر جانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ اب الٹے پاؤں اسی وادیٔ ظلمت میں جائینگے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نکالا ہے۔

ہم نہیں جانتے اور نہ ہی پوری طرح جان سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کی محبت کی کٹھن سے کٹھن اور پیچیدہ در پیچیدہ راہوں میں کس کس طرح اور کتنی بار اپنے آپ کو قربان کیا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک موت نہیں۔ بلکہ کئی موتیں انسان کو اپنے نفس پر وارد کرنی پڑتی ہیں۔ اور ہم کبھی بھی صحیح اور کامل طور پر اپنے ذہن میں نہیں لا سکتے۔ کہ آنحضور نے اپنے اللہ کو پانے کے لئے اپنے آپ کو ان موتوں میں سے کس کس موت کے گھاٹ اتارا۔ ہاں مگر اسی صورت میں کہ ہم میں بھی اپنے معبود حقیقی کو پانے کے لئے وہی عاشقانہ تڑپ ہو۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی۔ اور پھر آپ کے عاشقانہ محبت سے بھری ہوئے دل جیسے دل کو پہلو میں لئے ہوئے اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈنے کے لئے یہ کہتے ہوئے نکل پڑیں "جو ہو سو ہو"۔ اسی صورت میں شاید ہمیں کچھ معلوم ہو سکے۔ تو ہو سکے۔ کہ اللہ کی محبت کیسی نعمت ہے۔ اور اس کی راہ میں موت کے کیا معنے ہیں اگرچہ ہم ابھی تک اس حقیقت کو نہیں پا سکے۔ مگر تاہم اتنا ہم ضرور جان گئے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مر جانا اصل مرنا نہیں۔ بلکہ زندہ ہونا ہے۔ کیونکہ ہم نے بچشم خود دیکھ لیا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں وہ زندگی پائی۔ کہ جس سے نہ صرف وہ ابد الآباد تک زندہ رہنے کے لئے زندہ ہوئے بلکہ اس زندگی سے ہم جیسے مردہ جسموں میں بھی ایک روح سرایت کر گئی ہے۔ اور زندگی کی ... ایک ایسی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ اگر ہم اسے آج قائم رکھنے اور اس کے بڑھانے کی فکر نہ کرینگے۔ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہمیں کس مصیبت کا سامنا کرنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسیح موعود زندہ ہوئے

اور اللہ تعالیٰ کی ہی محبت میں ہم زندہ ہو سکیں گے۔ تبلیغ کے ذریعہ سے مسیح موعود نے ہم میں حقیقی زندگی کی روح پھونکی۔ اس زندگی کی روح کہ جس سے زمانہ کے انقلابات مضطرب نہیں کر سکتے۔ جس کی بڑھتی ہوئی رو کو کوئی بھی زمینی ہاتھ روک نہیں سکتا۔ وہ زندگی کی رو جس کا قبلۂ رخ ابدی سعادت ہے۔ اور پھر تبلیغ ہی کے ذریعہ سے ہم اس زندگی کو احسن صورت میں اپنے اندر قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور تبلیغ ہی کے ذریعہ سے اسکو دوسروں میں پھونک سکتے ہیں ÷

کامیابی کے لئے محبت الٰہی کی ضرورت

یاد رہے کہ زندگی کے کسی اعلیٰ مقصد تک ہم نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک کہ دل ہمارے اللہ کی محبت سے بھرے ہوئے نہ ہوں۔ اور آنکھیں ہماری اس کی محبت کے نشہ سے مخمور نہ ہوں۔ میں ان الفاظ کو لکھ رہا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میرا ذرہ ذرہ وجود اس امر کو محسوس کرتے ہوئے اعتراف کر رہا ہے کہ بیشک یہ حقیقت ہے۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہماری کامرانی اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہے۔ میں کیا بتلاؤں کہ اس احساس کی کیفیت سے میں کس مزہ میں ہوں۔ میرے احباب بھی اس کیفیت سے بڑھکر کیفیت محبت کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور مسیح موعود کے جذبات محبت میں اپنی طینت کو گوندھ کر اپنے وجود میں سے لا اِلٰہ اِلا اللہ کا ایک نمونہ یعنی ایک زندہ پتلا کھڑا کریں۔ جو قال سے پہلے حال سے لوگوں میں منادی کرے۔ ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان فاٰمنا الخ

یعنی اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والی کی پکار کو سنا۔ جو لوگوں کو ایمان کی طرف بلا رہا تھا۔ پس ہم بھی اس کی پکار کو سنکر ایمان لے آئے کہ تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں۔ تو ہی اس لائق ہے۔ کہ ہم تجھ سے پیار کریں۔ اور ایسا پیار کریں کہ جیسے ایک پیاری سے پیار کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر۔ یہ ہم ایمان لے آئے۔ اور وہ نصب العین ہے جس کو ہم نے اس چند روزہ زندگی میں حاصل کرنا ہے۔ اور جسے ہم نے خود اپنے اندر اور غیروں کے درمیان تبلیغ کے ذریعہ سے اس طور سے کھڑا کرنا ہے۔ کہ وہ نظروں سے کسی حالت میں بھی کبھی اوجھل نہ ہو۔

پس احباب سب کے سب اور خصوصاً وہ دوست جنہوں نے تبلیغ کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ اچھی طرح جان لیں کہ انہوں نے کس بات کی تبلیغ کرنی ہے۔ تبلیغ اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان فاٰمنا الخ کے مضمون کی کرنی ہے۔ جب تک ایمان کی ساری کیفیات کو ہم اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے رہینگے۔ ہماری ساری تبلیغی کوششیں بے سود ہونگی۔ جب تک ہم یگانوں اور بیگانوں پر ثابت نہیں کر دینگے۔ کہ ہم "اٰمنا" کے اقرار کو اپنے ...

حرکات و سکنات میں حتی الوسع مدنظر رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہمارا سارا تبلیغی شور و غل رائگاں جائیگا ۔

اللہ تعالیٰ کی محبت کو دلوں میں پیدا کر دینا یہ ہمارا مقصود اعلیٰ ہے۔ اور یہ وہ اسلامی مقصود ہے۔ جس کو بلند آواز سے پکار پکار کر لوگوں کو ہم کئی بار پانچ مختلف اوقات میں روزانہ سناتے رہتے ہیں مگر بیشتر اسکے کہ ہم لوگوں کو سنائیں۔ چاہیئے کہ میں اور آپ سب اپنے اپنے دلوں کو اپنی اپنی جگہ ٹٹولیں اور دیکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی منادی کی ندا کا ہمارا جواب "فامنا" کہاں تک درست ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہمارے اندر کہاں تک سموچ گئی ہے ۔

لیکن اگر ہمارے دل اس جذبہ محبت سے خالی ہیں۔ جو موت کے گھاٹوں سے اتار چڑھاؤ دکھاتے ہوئے انسان کو آب حیات کے کنارے پر لا کھڑا کرتا ہے۔ تو یقیناً ہم زندہ نہیں۔ بلکہ مردہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں "عارف ایک مچھلی ہے جو خدا کے ہاتھ سے ذبح کی گئی۔ اور اس کا پانی خدا کی محبت ہے"

تبلیغ زندگی کا مدار ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھو کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں کیسی زندگی پائی۔ آنحضرت کے آثار محبت کا مشاہدہ کرو کہ مُردہ کیسے زندہ ہو گئے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کو ایک عجیب زندگی بخشتی ہے۔ تو میں سچ کہتا ہوں۔ کہ تبلیغ اس زندگی کو زندہ قوم میں اسی طرح قائم رکھتی ہے۔ جس طرح پانی درخت کو سرسبز رکھتا ہے۔ اور جس طرح پانی کے منقطع ہو جانے سے درخت سوکھ جاتا ہے زمینی روئیدگیاں کوڑا کرکٹ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح تبلیغ کے مفقود ہو جانے سے وہ قوم مردہ ہو جاتی ہے مگر کونسی تبلیغ ہے۔ جس پر ہماری زندگی کے قائم رہنے کا سارا دار و مدار ہے۔ یہ وہ تبلیغ ہے جس کی بنیاد۔ جس کی روح رواں۔ جس کا سبھی کچھ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ اگر یہ نہیں۔ تو ہماری تبلیغ ریاکاری کے سوائے اور کچھ نہیں ۔

تبلیغ سے آثار زندگی

تاریخ کا مطالعہ کرو۔ آپ پر ظاہر ہو جائیگا۔ کہ جب سے مسلمانوں میں تبلیغ کی حرکت مدھم ہونی شروع ہوئی تب ہی سے ان میں ادبار کا آغاز ہوا۔ اور آج یہ دیکھ لو کہ جونہی تبلیغ کا سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے از سر نو شروع ہوا۔ یکایک مسلمانوں میں زندگی کی ایک نئی حرکت پیدا ہو گئی۔ اور قرآن مجید بھی سورہ عصر میں اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ یعنی وہ قوم کہ ایمان جس کے دل میں ہے۔ اور اعمال صالحہ کا لباس اس نے زیب تن کیا ہوا ہے۔ اور پھر وہ آپس میں حق کی پند و نصیحت صبر و استقلال سے کرتے رہتے ہیں ایسی قوم زمانے کے گوناگوں حادثات کے باوجود بھی کبھی خسارہ پانے کی نہیں۔ وہ قوم جب تک کہ زمانہ چلا جا رہا ہے۔ زندہ رہیگی۔ اور زندگی کی ساری نعمتوں سے وہ پورا پورا حظ اٹھائیگی۔ ورنہ انسان کی زندگی بغیر ایمان و اعمال صالحہ کے رائگان ہے یہ نہیں کہ اس نے ایمان و اعمال صالحہ کو کھو کر فقط دو ہی چیزیں کھو دیں۔ نہیں۔ بلکہ اس نے اپنی ساری عمر کو ضائع کر دیا۔ یہی نہیں۔ کہ اس نے ایمان و اعمال صالحہ کو ضائع کر کے اپنی زندگی کے چالیس برس ضائع کر دئیے۔ نہیں بلکہ جسمانی اور روحانی نعمتیں جو اسے اس چالیس پچاس سال کے ایک ایک لمحہ میں حاصل کرنے کا موقعہ دیا گیا تھا۔ وہ سب کی سب ضائع کر دیں اگر انسان کے دل میں ایمان نہیں۔ ایمان کے ساتھ محبت کا احساس نہیں اور محبت کے احساس کے ساتھ ظاہر میں آثار نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ نہ کھانے میں راحت ہے نہ پینے میں مزہ ہے۔ نہ مال و دولت سے خوشی۔ نہ بیوی بچوں سے اطمینان قلب۔ اگر طمانیت و لذت ہے تو ایمان میں اور ایمان کے ساتھ اللہ کی محبت میں۔

یہ ہے وہ مدعائے تبلیغ جس کی طرف میں اپنے سارے احباب کو ترغیب دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اسی میں حقیقی زندگی ہے۔ اور اسی میں کامرانی ہے پس مبارک ہے وہ مبلغ جس کا دل اس محبت سے اُمڈ رہا ہو اور اسکی آنکھیں محبت کے آنسو سے تر ہیں ۔

احمدی مبلغوں سے خطاب

میرے دوستو! اس محبت کو دل میں لیکر اُٹھو۔ اور جیسے تمہارا معبود (وسعت رحمتی کل شیٔ) سارے عالم کے لئے سراسر رحمت ہے، ایسے ہی تم بھی لوگوں کے لئے رحمت بنو نہ کہ زحمت۔ جب لوگ محسوس کر لینگے۔ کہ آپ اپنی گفتار میں اپنی کردار میں اور اپنے سارے معاملات میں محبت و رحمت کا سلوک اخلاص سے نہ کہ ریاکاری سے۔ شفقت و خیر خواہی سے نہ کہ عداوت و تعصب سے کرتے ہو۔ تو پھر آپ کو یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ وہ خود جان لینگے۔ کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ لوگوں کو اپنا دشمن نہ بناؤ۔ بلکہ ان کو اپنا دوست بنانے کی کوشش صبر و تحمل کے ساتھ کرتے جاؤ۔ کیونکہ آپ غیروں کو غیر بنانے کے لئے نہیں۔ بلکہ اپنا۔ محبت کرنے والا اپنا بنانے کے لئے اٹھے ہو۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اپنے اقوال سے پہلے اعمال سے ان کے ذہن نشین کر دیں۔ کہ آپ کے دل میں ان کے لئے محبت ہے۔ اور آپ کے سارے حرکات و سکنات ان کے دکھ دینے کے لئے نہیں۔ بلکہ ان کی بہتری کے لئے وقف ہو چکے ہیں۔ آپ ان کی دل آزاری کا موجب نہیں۔ بلکہ ان کی تسلی و تشفی کا موجب ہو دیں اور انسان ایسا بن سکتا ہے۔ اگر وہ آنکھیں کھولکر ایسی فرصتوں اور موقعوں کی تلاش میں رہے۔ جو ایک آن میں آتے اور ایک آن میں غائب ہو جاتے ہیں۔ بہت سے ایسے دکھ رسیدہ ہیں۔ جن کو آپ اگر مال نہیں دے سکتے ہیں میٹھی محبت بھری زبان سے ان کے دکھ کو کم کر سکتی ہیں

بہت سے ایسے بھی ہیں۔ جو خندہ پیشانی سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بھی ہونگے۔ کہ اگر آپ ان کے ساتھ چلتے چلتے ان کے راستے سے کانٹوں کو جھاڑ کر ہاتھ سے ہٹا دیں۔ تو وہ آپ کے قریب ہو جائیں۔ غرض انسان کو بہت سے ایسے قیمتی مواقع ملتے ہیں۔ مگر وہ اپنی غفلت اور سستی سے انہیں ضائع کر دیتا ہے۔ مگر آپ لوگ جو حواریان مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہوں نے مسیح موعود کی پیغام بری کا بیڑا اٹھایا ہے۔ لئد ایسے موقعوں کو ضائع کرنے والوں میں سے نہ بنیں اس دنیا میں اس طرح زندگی بسر کریں۔ کہ گویا آپ ایسی تنگ پگ ڈنڈی پر چل رہے ہیں۔ جو کانٹے دار گھنی جھاڑیوں میں سے بل کھاتے ہوئے گذرتی اور ہر قدم پر نظر سے اوجھل ہو جاتی ہے۔

پس احتیاط اور ہوشیاری اور دیکھ بھال سے اپنے کپڑوں کو ادہر ادہر سے سنبھالتے ہوئے قدم قدم پر ٹھہر ٹھہر کر آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ اپنے جسم کو چپ و راست سے بچاتے ہوئے ایسے موقعہ پر چلنا چاہیئے ٹھیک اسی طرح دنیا کی پگ ڈنڈیوں پر آپ چلیں۔ کیونکہ اسی قسم کے چلنے کا نام وہ تقویٰ ہے۔ جس کی طرف قرآن مجید ہمیں بار بار توجہ دلاتا ہے۔ اور اگر آپ اس تقویٰ کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آپ کے دل میں اللہ کی محبت ہے۔ اور آپ کے سینہ میں ہمدردی خلائق کا جوش ہے مگر پھر بھی لوگ آپ سے عداوت کرتے ہیں۔ اور آپ کو تنگ کرتے ہیں۔ تو آپ صبر کریں۔ اور ان کی مطلق پروا نہ کریں۔ کیونکہ جس کے دل میں اللہ کی محبت ہوتی ہے۔ اور جس کے اعمال تقویٰ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ ذرا ذرا بات پر چڑ نہیں جایا کرتا۔ اور صبر و تحمل کو ہاتھ سے کھو نہیں بیٹھا کرتا۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ آپ کے دشمن بھی آپ کے آقا مسیح موعود کے کئی ایک دشمنوں کی طرح آپ کے دوست بن جاویں ٭

زین العابدین
ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

مُبلّغین کے دورے

اس سے پہلے مبلغین کے متعلق جو درخواستیں آیا کرتی تھیں۔ وہ اس طرح آیا کرتی تھیں کہ درخواست کنندگان کی خواہش کو پورا کرنے میں نظارت کو بہت سا مالی خرچ کرنا پڑتا تھا۔ جس کا نتیجہ اس خرچ کے مقابل میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا۔ مثلاً کراچی سے درخواست آئی۔ کہ ہم انہیں فوراً مبلغ بھیجیں۔ چنانچہ نظارت کی طرف سے مبلغ بھیجے جاتے۔ جو تین چار صد روپیہ خرچ کرنے کے بعد قادیان دارالامان واپس آتے۔ پھر ایک اور درخواست مثلاً بہاولپور سے آتی۔ کہ بہاول پور ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ اب اگر وہاں پر مبلغ بھیجا جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم نے اپنے پہلے تین چار صد روپیہ سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور اگر بہاولپور کی درخواست کے مطابق بھیجدیا جائے۔ تو پھر اس کے واپس آنے پر ملتان سے ایک درخواست آتی ہے کہ وہاں مبلغ چاہیئے۔ وعلیٰ ہذا القیاس پچھلے دنوں تین ہزار روپیہ کے قریب مبلغوں کے اخراجات سفر پر خرچ ہؤا۔ مگر تھوڑے ہی وہ مقامات ہیں۔ جہاں تبلیغ ہوئی۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ جہاں سے آئے دن شکایات آتی رہتی ہیں۔ کہ ہمارے پاس مبلغ نہیں آئے۔ مَیں نے اس مشکل کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام درخواستوں کو جو کہ میرے عہد میں اس دفتر میں آئی ہیں۔ جمع کر رکھا ہے۔ اور سائلین کو جواب دیتا رہا ہوں۔ کہ میں مبلغ بھیجونگا اور بعضوں نے تنگ آکر مجھے یہ بھی لکھا کہ آپ ٹالتے رہتے ہیں۔ حالانکہ میری جواب دیتے وقت کبھی بھی ٹالنے کی نیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ تبلیغ کو ایک عمدہ صورت میں قائم کرنے کی نیت سے میں نے ان کی درخواستوں کو اب تک زیر غور رکھا ہے اور اب میں ذیل میں وہ پروگرام شائع کرتا ہوں۔ جس کے ماتحت میں اپنے مبلغوں کو باہر روانہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان کو چھ دوروں اور چھ وفدوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر ایک دورہ ایک ایک ریلوے لائن پر ہوگا۔ اور اس کے آس پاس جتنے دیہات و مقامات میں ہماری جماعتیں ہونگی۔ وہ وہاں پہنچیں گے۔ خط وحدانی کے اندر وہ مقامات ہیں جہاں سے درخواستیں آچکی ہیں۔ اور ہم نے ان سے مبلغ بھیجنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اور خط کشیدہ مقامات وہ ہیں۔ جہاں جہاں ہماری انجمنیں اور ہمارے احمدی دوست ہیں۔ بس میں اس پروگرام کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ انجمنیں اگر اپنے مقامات میں تبلیغی وفود سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں۔ تو ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء کے اندر اندر مجھے بذریعہ ڈاک لکھیں۔ اور ساتھ ہی کم از کم پانچ روپیہ اپنی انجمن سے مجھے روانہ کر دیں۔ تاکہ میں انکی امداد سے اپنے روپے کو ملا کر ان تمام مقامات میں کماحقہ تبلیغ کرنے کا انتظام کرسکوں۔ ان کے جواب آنے پر میں ایک اور پروگرام شایع کرونگا۔ جسمیں یہ بتلا دونگا۔ کہ کون کون احباب تبلیغ کے لئے روانہ کئے جائینگے اور کن کن مقامات پر کتنے کتنے دن ٹھہرینگے۔ امید ہے جلد سے جلد اس امر کے متعلق احباب مجھ سے خط و کتابت کرینگے۔

یو۔ پی کے متعلق میں ایک علیحدہ پروگرام بنا کر کسی دوسرے وقت میں شایع کرونگا۔ اس کی بھی اطلاع کر دونگا

زین العابدین۔ ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

دورہ نمبر ۱

بٹالہ۔ وزیر آباد۔ جانکے۔ (احمد نگر) (گجرات) (کھوکھر) (شادیوال) (گولیکے) (اچالیہ) (لالہ موسیٰ) جہلم۔ گوجر خان۔ جنگا بنگیال۔ سہالہ (راولپنڈی) سرائے کالا۔ خرم۔ کیمل پور (نوشہرہ) مردان۔ پشاور ٭

دورہ نمبر ۲

بٹالہ۔ گوجرانوالہ۔ فیروز والہ۔ (گھونڈی) وزیر آباد

سمبڑیال۔ (سیالکوٹ) جموں۔ چونڈہ۔ (رائے پور)
نارووال۔ عینووالی (ڈیریانوالہ) (داؤد)
(بھینی)

دورہ نمبر ۳

لاہور۔ (اوکاہڑہ) چیچاوطنی (آگرہ بستی)
مخدوم رشید۔ عبدالحکیم۔ (بستی باگڑ) شورکوٹ
(گوجرہ) (جھنگ مگھیانہ) سلانوالی (جوگی والہ)
ہنڈے والی۔ (چک نمبر ۹۸ و ۹۹)۔ چرنالی
سرگودہ۔ بھلوال۔ چک نمبر ۲۹۔ ملکوال۔
بھیرہ۔ خوشاب۔ (کھندیاں)

دورہ نمبر ۴

(پھیروچیچی)۔ (لگالوالی) (ونجواں) (ڈیرہ بابانانک)
(تلونڈی راماں) (فتح گڈھ) امرتسر۔ گوروسلانی
(بھے) بھیار۔ لاہور۔ قصور۔ فیروز پور
(فریدکوٹ)

دورہ نمبر ۵

بٹالہ۔ امرتسر۔ جالندھر (بنگہ) نواں شہر۔
(کریام) راہوں۔ پھگواڑہ۔ لدھیانہ۔ سرہندبسی
خان پور۔ راجپورہ۔ پٹیالہ۔ سنور (سامانہ)
انبالہ۔ (پانی پت)۔ جالندھر۔ کپورتھلہ

دورہ نمبر ۶

کراچی اور روہڑی۔ یہ دورہ جب تک اور درخواستیں نہ آئیں۔ ملتوی رہیگا ؛

ضرر رسیدوں کو معاوضہ

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ایک ریزولیوشن کی منشاء کے مطابق ہز اکسیلنسی جناب گورنر بہادر پنجاب نے ایک کمیٹی بدیں غرض مقرر فرمائی ہے کہ وہ کافی معاوضہ ان اشخاص کے پسماندگان کیلئے جو کہ ۱۹۱۹ء کے فسادات میں بمقام جلیانوالہ باغ یا دیگر مقامات پنجاب میں مقتول ہوئے یا جنکو جسمانی ضرر پہنچا۔ یا جنکی جائداد کا نقصان ہوا۔ ایسی پیمانہ پر تجویز کرے جس کے رو سے یورپین صاحبان کو معاوضہ دیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل صاحبان اس کمیٹی کے ممبران ہیں

(۱) اے لینگلے صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای کمشنر قسمت لاہور پریزیڈنٹ
(۲) دیوان بہادر راجہ نرندرناتھ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب۔
(۳) مولوی محرم علی صاحب چشتی وکیل ہائیکورٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۴) چودھری محمد امین صاحب وکیل ہائیکورٹ و ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب
(۵) بخشی ٹیک چند صاحب وکیل ہائیکورٹ۔

جو شخص کہ معاوضہ لینا چاہے۔ پریزیڈنٹ کمیٹی (یعنی راقم) کے پاس تحریری درخواست قبل از ۲۰ جولائی ۱۹۲۱ء روانہ کرے جن صاحبان کو ایسے مقتول اشخاص کے پسماندگان کا بھی اور مجروح اشخاص کے نام اور پتے معلوم ہوں۔ جو فسادات ۱۹۱۹ء میں مقتول یا زخمی ہوئے۔ وہ بھی راقم کو ایسے اشخاص کے نام اور پتوں سے اطلاع دے سکتے ہیں۔ المشتہر۔ اے لینگلے۔

(۱) خان اکرم علی خان صاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور پنجاب (غیر احمدی)

(۲) لالہ رام سرنداس صاحب پلیڈر۔ گجرات (غیر احمدی)

(۳) چودہری جلال خان صاحب نائب تحصیلدار محال سرگودہ

(۴) منشی سید محمد صاحب مختار عدالت کلکٹری بدایوں (روہیل کھنڈ) غیر احمدی

(۵) خان آصف علیخان صاحب سب انسپکٹر پولیس امرتسر (غیر احمدی)

(۶) خان شاہنواز خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات (〃)

(۷) مرزا سردار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر۔ گجرات (〃)

(۸) مولوی عبد الحق صاحب محافظ دفتر فارسی گجرات (〃)

(۹) مرزا احمد دین صاحب ریڈر صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول گجرات (〃)

(۱۰) منشی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات (〃)

(۱۱) چودہری مرزا خان صاحب انچارج ردوبی کمپنی شاہ گنج کمپ فیلڈ نمبر ۳۴ (غیر احمدی)

(۱۲) حاجی چودہری غلام قادر صاحب چک پنیا ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع گوجرات۔ (غیر احمدی)

(۱۳) مسٹر امام الدین صاحب مسیحی مشنری مشنل میڈیکل ہال جلالپور

(۱۴) لالہ گوبارام صاحب محرر جوڈیشل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

(۱۵) مکرم میاں میلاں بخش صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخ پور۔ گوجرات۔ (احمدی)

(۱۶) بابو محمد صادق صاحب کلرک دفتر ملٹری اکونٹس لاہور (احمدی)

(۱۷) مرزا ابو سعید صاحب ریڈر سپرنٹنڈنٹ پولیس کیمبل پور ریڈر صاحب بہادر پولیس (احمدی)

(۱۸) منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس بیلی کھیت (احمدی)

(۱۹) منشی حسن خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تھانہ جرنگ (احمدی)

(۲۰) بابو اللہ دتا صاحب پوسٹ کلرک چھاؤنی دارونی (〃)

اسکے علاوہ اور بہت سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں

پس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے۔ اور پھر اس پر جو بغیر تجربہ کے بدظنی کرے۔ ہاں اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں کہ حلفیہ قسم بذریعہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کردینگے۔ قیمت فی تولہ پانچروپے۔ محصول ۶/ر

المشتھر:۔ خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم۔ گڑہی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

دارالامان میں مکان بنانیوالوں کو مژدہ ۱/۲

ہمنے قادیان میں بھٹہ کا کام شروع کیا ہے اینٹیں تیار ہیں۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ بارعایت طے کریں۔ اگر کوئی صاحب بیع سلم کرنا چاہتے ہوں تو اس کا بھی تصفیہ کرلیں ؛

المشتھر:۔ عبد الحمید محمد افضل ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

ھم ۲/۴

میرٹھ کی مشہور قینچیاں۔ صابون و ٹوپی وغیرہ جملہ اشیاء نہایت مناسب قیمت پر روانہ کرسکتے ہیں۔ تمام احمدی دوست عموماً اور تاجر خصوصاً ہم سے ایک مرتبہ معاملہ کرکے امتحان کریں ؛

مینیجر احمدی کمرشل ہاوس میرٹھ یوپی

عجیب اور خوشنما انگوٹھی ۱/۱۲

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا سا نگینہ خاص عقیق کا ہے۔ جسپر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ باریک خوشنما چمکیلے اور پائدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوجاتی ہے۔ قیمت ۱۲/ فی انگوٹھی اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو روپیہ انگوٹھی جسپر پوری سورہ قل ہو اللہ تحریر ہے ۴/ مع نام ۸/۔

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

زمین فروخت ہوتی ہے ۲/۲

ایک زمین ۱۲ مرلے مفتی محمد صادق صاحب کے مکان کے ساتھ کی اور ایک ۱ مرلے۔ اس کے قریب ہی قابل فروخت ہے۔ ان کے دونوں طرف راستے ہیں۔ جو صاحب خریدنا چاہتے ہوں۔ ایڈیٹر الفضل کی معرفت خط و کتابت کریں ؛

روغن مسیحائی ۱/۴

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی انوار حسین خان صاحب احمدی رئیس شاہ آباد کا ہے۔ جنہوں نے ۱۲ سال تجربہ کیا ہے جو مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اسکے کھانسی اور نزلہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسوقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خلائق ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ ۸/ ۶ ماشہ ۴/ ۳ ماشہ ۲/

المشتھر

سید عزیز الرحمٰن قادیان

عشق زد جام ۱/۴

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے معجزنما خواص فوائد میں بےمثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں مستورات کے لئے بھی بیحد مفید ہے۔ ڈمیانہ اور نکس وامیکا سے سبقت لے گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے۔ جو اصحاب خود بنانا چاہیں ۸/ کے ٹکٹ روانہ فرمائیں اسکا نام ہم نے دُربے بہار رکھا ہے قیمت گولیاں فی درجن ۸/

المشتھر:۔ سید عزیز الرحمٰن قادیان

بنارسی تحفے ۱/۱۲

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے۔ کمخواب۔ تھان۔ کلاسی سلک۔ سوسی سلک گوٹہ لچکے۔ بیڑی بنارسی پائدار۔ فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کیضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

12

ہندوستان کی خبریں

مقدمہ ننکانہ صاحب ہری ناتھ ملزم کا اقبال

۲۸ جون کو عدالت سشن میں جبکہ ننکانہ قتل عام کا مقدمہ پیش تھا۔ ہری ناتھ جوگی نے جو مہنت نرائن داس کا چیلہ ہے۔ اور جو قتل کی رات یعنی ۲۱ فروری کی رات کو ننکانہ صاحب میں پکڑا [illegible]۔ یکایک اٹھ کر عدالت سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں نے جرم کیا ہے۔ میں اقبال جرم کرتا ہوں اور تمام سچی سچی باتیں عدالت میں کہدینے کو تیار ہوں۔ ہری ناتھ کے اس بیان سے عدالت میں سنسنی سی چھا گئی۔ ہری ناتھ نے یہ بھی کہا کہ مجھے پٹھان ملزم مہنت کے بھڑکانے پر مار دینگے۔ لہذا مجھے ان سے علیحدہ رکھا جائے۔ جج عدالت نے ہری ناتھ کو باقی ملزمان سے علیحدہ رکھے جانے کا حکم دیا ۔

دربار میسور میں غیر براہمنوں کا جھگڑا

میسور ۲۹ جون۔ میسور کی مجلس وضع قوانین میں کئی مقررین نے ظاہر کیا کہ غیر براہمن جو ۹۰ فیصدی ٹیکس گذار ہیں۔ ریاست میں ۵۰ فیصدی ملازمتوں پر راضی نہیں ہو سکتے۔ کسی جماعت کو اس لئے سزا نہیں دی جانی چاہیئے۔ کہ ایک خاص ذات سے اس کا تعلق ہے۔

تعلقہ داران اودھ کا وفد

تیس کے قریب تعلقہ داران اودھ نے گورنر صوبجات متحدہ کے پاس حاضر ہو کر درخواست کی ہے۔ کہ ان کے بندوبست کی میعاد تیس سے پچاس سال تک کر دی جائے۔ ہز ایکسلنسی نے معلوم ہوا ہے۔ ان سے کہا ہے کہ ایسا کرنے سے یہ ایک تمام ہندوستان کا سوال بن جائیگا۔ پھر اسمیں مشکل ہوگی ۔

فراہمی چندہ اور مدراس گورنمنٹ کا حکم

مدراس گورنمنٹ نے سرکاری ملازمین کے نام فرمان شائع کیا ہے کہ وہ کسی جمہوری یا مقامی فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے میں بلا اجازت حصہ نہ لیں ۔

سوراج کیلئے نیا انتظام عمل

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۲۲ جولائی کو لکھنؤ میں ہو گا۔ اس اجلاس میں ایسا انتظام عمل تجویز کیا جائیگا۔ جس سے مجوزین کے نزدیک اس سال کے اندر اندر مظالم پنجاب کا ازالہ ہو سکے۔ مسئلہ خلافت طے ہو سکے۔ اور سوراج قائم کیا جا سکے ۔

سرحدی ملا کی سرگرمیاں

ملا سید اکبر نامی ایک سرحدی ملا انگریزوں کے خلاف تبلیغ کرتا پھرتا ہے۔ اور سرحدی قبائل کو بغاوت کا سبق پڑھا رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ خیبر ریلوے پر کام نہ کرو۔ اس کے ساتھ سرحدی سرکاری ملازموں کو لوٹتے ہیں۔ خاصہ داروں کا ایک گروہ ملا کے آدمیوں کے قابو چڑھ گیا۔ اور کچھ زخمی اور کچھ قتل ہوئے۔ باقیوں کو وہ گرفتار کر کے لے گئے۔

جابرانہ قوانین کی کمیٹی

جابرانہ قوانین پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ وہ اپنے اجلاس ۱۲ جولائی سے شملہ میں شروع کرے گی ۔

ایک وکیل پر مقدمہ

کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک وکیل پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا ہے کہ وکیل نے اول ایک فریق سے اسکے مقدمات کے حالات سن لئے۔ پھر اس کی طرف سے پیروی کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کے فریق مخالف کی طرف سے پیروی شروع کر دی۔ جو پیشہ وکالت کے لئے ناجائز ہے ۔

آتشزدگیوں کے ذمہ وار حامی عدم تعاون ہیں

الہ آباد ۱۷ جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اس امر کی کافی شہادت بہم پہنچ چکی ہے کہ کماؤں کی پہاڑیوں میں آتشزدگیاں حامیان عدم تعاون اور فتنہ پرداز لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہیں۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۔

ریاست خیرپور کا میر گدی پر

خیرپور کے میر کو شاندار تقاریب سے باقاعدہ خیرپور کی گدی پر بٹھایا گیا۔ مسٹر پوپ کلکٹر سکھر نے جو پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ انہیں وائسرائے کا خریطہ پیش کیا۔ اس تقریب کی خوشی میں قیدیوں کو رہا کیا گیا ۔

تلک سوراج فنڈ ایک کروڑ سے زائد ہو گیا

بمبئی۔ یکم جولائی۔ ایک جلسہ میں مسٹر گاندھی نے دوران تقریر میں کہا کہ تلک سوراج فنڈ کے لئے اب ایک کروڑ ۵ لاکھ روپیہ فراہم ہو چکا ہے۔

ہندوستانی دوائیں

دہلی یکم جولائی۔ امریکہ کے ڈاکٹر این۔ آر۔ جوش کو ایک لاکھ روپیہ ہندوستانی دوائیوں کو ترقی دینے کے لئے حوالہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف امریکہ میں نو سال تک قیام فرما چکے ہیں۔ اور آپ نے دینگوڈ میں ایک دوائی خانہ کھول رکھا تھا ۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کا افتتاح

ڈھاکہ۔ یکم جولائی۔ حکومت ہند کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آج ڈھاکہ یونیورسٹی کا باقاعدہ طور پر افتتاح ہوا۔ اُمید ہے کہ تھوڑے عرصہ میں منتظمہ کمیٹی تعلیمی مجلس و دیگر مجالس مترتب ہو جائینگی ۔

مدراس میں ہڑتال کی خطرناک صورت

خبر ہے کہ ہڑتال کی حالت دن بدن نازک ہوتی جاتی ہے۔ آگ بجھانے والے انجن اور پولیس کے آدمیوں پر جو جلنے والے [illegible] جاتے ہیں۔ ان پر اینٹ پتھر پھینکے جاتے ہیں۔ ان کے اور دوسرے ہڑتالیوں کے درمیان کشیدگی نازک حالت اختیار کرے گی۔ کل رات پلیاں تھوپ چیری کے کوارٹروں میں جہاں آدی دراوڑی مزدور رہتے ہیں۔ پھر آگ لگ گئی۔ تقریباً ایک سو جھونپڑے جل گئے۔ ہوا زور کی چل رہی تھی۔ اسلئے نقصان بہت ہوا ۔

فوج طلب کیگئی

مدراس۔ ۲ جولائی۔ آدی دراوڑی مزدوروں کے چند جھونپڑوں میں کل رات کی آتشزدگی کے متعلق مزید رپورٹ مظہر ہے۔ کہ پولیس کے لئے اس خوف سے مقام آتشزدگی کو جانا مشکل تھا کہ کہیں رہتے ہیں اسپر ہڑتالی کمین گاہ

سے گولیاں چلائیں گے۔ چونکہ پولیس اس حالت سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی تھی۔ اسلئے فوج طلب کی گئی۔ فوج کی مدد سے پولیس موقعہ پر پہنچی۔ ہڑتالی وہاں سے چلے گئے۔ رات کو فوج ہٹالی گئی۔ اور مسلح پولیس بھیجدی گئی۔ جو رات بھر سنگین تان کر پہرہ دیتی رہی ٭

دو ہزار لوگ بے گھر ہوگئے

آج صبح کو آتشزدگی کا ایک واقعہ ہوا۔ جس سے تقریباً تمام جھونپڑے جنمیں آدمی دراوڑی مزدور رہتے تھے۔ جل گئے۔ دو ہزار اشخاص بے گھر بار ہوگئے اس واقعہ سے شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔

دھاروار (بمبئی) میں فساد

بمبئی ۲ر جولائی۔ چونکہ خلافت کے دو والنٹیروں کو ڈاکے کے جرم میں چھ چھ ماہ کی قید ہوگئی تھی قیدیوں کے ساتھ ایک بڑا ہجوم جیل تک گیا۔ اور بعد ازاں شراب کے ٹھیکداروں کے گھروں پر پتھر برسائے ہڑتال ہوگئی۔ شام کے وقت ایک جلسہ ہوا۔ جس کے آخر میں شراب کی دو کانوں پر حملہ کیا گیا۔ انکو توڑ ڈالا گیا۔ اور سامان چرالیا گیا۔ دو کانوں کو آگ لگانے کی تین دفعہ کوشش کی گئی۔ پولیس نے آگ کو بجھا دیا ہجوم نے پھر پولیس پر حملہ کیا۔ جس نے آخر کار مجبور ہو کر فائر کیا۔ بلوہ کرنے والوں میں سے دو آدمی مارے گئے۔ اور یقین ہے کہ کئی آدمی زخمی ہوئے۔

یورپین کی جگہ ہندوستانی وزیر

حیدرآباد۔ ۲ر جولائی۔ سرکار نظام نے مسٹر اے حیدری ہوم سکرٹری کو مسٹر گلنسی کی جگہ وزیر مال مقرر کیا ہے۔

صوبجات متحدہ کی میونسپلٹیوں کی مالی حالت

الہ آباد۔ ۳ر جولائی۔ گورنمنٹ صوبجات متحدہ کا ایک بیان مظہر ہے۔ کہ الہ آباد۔ فیض آباد۔ لکھنؤ۔ کانپور بریلی۔ بنارس۔ آگرہ اور نینی تال وغیرہ مقامات کی میونسپل کمیٹیوں کی مالی حالت خراب ہے۔ اور وہ سب کی سب امداد یا قرضہ یا دونوں کے لئے گورنمنٹ کو چشم اُمید سے دیکھتی ہیں ٭

ممالک غیر کی خبریں

پارلیمنٹ کے ڈیلیگیٹ ہندوستان آنیوالے ہیں

نوآبادیوں کے قائمقاموں کو ایمپائر پارلیمنٹری ایسوسی ایشن نے ہاوس آف لارڈز کی شاہی گیلری میں ایک دعوت دی۔ اپنے سمندر پار کے ساتھیوں کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے لارڈ برکن ہیڈ نے اس امر کا اعلان کیا کہ پارلیمنٹ کی طرف سے عنقریب ایک ڈیپوٹیشن ہندوستان جانے والا ہے اس خبر پر حاضرین نے دلی مسرت کا اظہار کیا ٭

برطانیہ کا قرضہ

لنڈن ۲۳ر جون۔ جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کا کل قرضہ خارجہ ۳۱ر مارچ گذشتہ کو ایک ارب ۲۰ کروڑ ۱۵ لاکھ پونڈ ہوتا ہے۔ متحدہ امریکہ کا برطانیہ پر سب سے زیادہ قرضہ ہے۔ جسے ۹۷ کروڑ پونڈ ادا کرنا ہوگا۔ اور اس کے بعد کنیڈا ہے۔

وزیر اعظم کی چٹھی ڈی ویلرا کے نام

مسٹر لائیڈ جارج نے جمہوریہ آئرلینڈ کے پریزیڈنٹ ڈی ویلرا کے نام ایک چٹھی بھیجی ہے جسمیں لکھا ہے کہ گورنمنٹ کو اس بات کی بہت آرزومند ہے کہ ملک معظم نے مصالحت کے لئے جو اپیل کی ہے وہ بیکار نہ ہو جائے۔ اس لئے میں دعوت دیتا ہوں کہ آپ یا آپکا کوئی رفیق کار جنکو بحفاظت لیا جائیگا۔ لنڈن آکر شمالی آئرلینڈ کے وزیر اعظم (سر جیمس کریگ) کے ساتھ ملکر معاملہ طے کرنے کے امکانات پر غور کریں۔ وزیر اعظم نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ چاہتی ہے کہ اس صدیوں کے جھگڑے کو جس نے انگلستان اور آئرلینڈ کے لوگوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دی ہے۔ دُور کیا جائے۔ اہل آئرلینڈ و انگلستان کا اتحاد عمل نہ صرف سلطنت کیلئے مفید ہوگا بلکہ بنی نوع انسان کیلئے۔ سر جیمس کریگ کے پاس بھی وزیر اعظم نے اسی سلسلہ میں ایک خط لکھا ہے ٭

وزیر اعظم کی تجاویز

لنڈن۔ ۲۷ر جون۔ اطلاعات سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ السٹر میں وزیر اعظم کی تجاویز کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ بلفاسٹ کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا کو سر جیمز کریگ سے ہرگز ملاقات نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ بے گناہ انسانوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں ٭

رُوئی کے کارخانے دوشنبہ کو کھل جائینگے

لنڈن ۲۵ر جون۔ روئی کے کارخانوں کے ملازمین کی اُجرت کے متعلق راضی نامہ پر جس سے کہ یقین دلایا جاتا ہے کہ ۱۹ تک جرمنی کاروبار میں کوئی جھگڑا رونما نہ ہوگا۔ دستخط ہوگئے ہیں۔ اور دوشنبہ کے روز کارخانے دوبارہ کھل جائینگے ٭

ترکوں کی فتح

لنڈن ۲۷ر جون۔ پیرس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ قسطنطنیہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ یونانیوں کو حال ہی میں آوا بازار کے مقام پر شکست فاش ہوئی۔ اور یونانی اسمد کے محاذ کی طرف پسپا ہوئے۔ مگر ترکان احرار نے اسمد پر بھی قبضہ کر لیا۔

یونانی فوج سخت خطرے میں

لنڈن۔ ۲۷ر جون۔ ایتھنز سے سرکاری طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ غنیم نے نکومیدیہ کے علاقہ میں زبردست حملہ کر کے یونانیوں کے دو سو آدمیوں کو ہلاک کر دیا یونانی فوج کچھ عرصہ کے لئے سخت خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ مگر کمک کے لگاتار پہنچنے پر غنیم ہر جگہ پسپا ہو رہا ہے ٭

اتحادی تجاویز مسترد

پیرس ۲۵ر جون۔ ایتھنز سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت یونان نے اتحادی تجاویز کو نامنظور کیا ہے۔ یونانیوں نے اتحادیوں کو بذریعہ نوٹ اطلاع دی ہے۔ کہ وہ فوجی نقطہ خیال سے معاملات پر غور کر کے اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں۔ کہ جنگ کو اس طرح ختم کرنا یونانیوں کیلئے مضر ہوگا ٭

قاہرہ سے بغداد تک نیا راستہ

لنڈن ۲۹ر جون۔ میلا واقع فلسطین سے بغداد تک ایک نیا ہوائی راستہ تجویز ہوا ہے۔ جو صحرا کے پار فرسیل مکہ برابر ہے ٭

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)